روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 131 | منگل 24 محرم۔ 1417ھ 11 احسان 1375ھش 11 جون 1996ء

ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو

مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو۔ کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کوئی ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف سے حق پاؤ تو فی الفور اپنی خشک منطق چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے (-) بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں ایک دہریت پھیل رہی ہے۔ تحصیل دنیا کے لئے ہر وقت دوڑ دھوپ میں لوگ لگے ہوئے ہیں۔ اس کے لئے مجلسیں ہوتی ہیں اور شور و پکار ہے کہ یہ کرو وہ کرو مگر (دین حق) کی بہبودی کا کسی کو کوئی فکر نہیں۔ ایسی غفلت میں پھنسے ہوئے ہیں کہ عذاب کے سوائے ان سے غفلت رفع نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ نے صدہا بار بتایا ہے کہ خدا کے عذاب کے دن نزدیک ہیں اور جب تک لوگوں کے دل سیدھے نہ ہو جاویں خدا تعالیٰ کے عذاب پیچھا نہ چھوڑیں گے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو درست نہ کر لیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 167)

وقفِ عارضی میں بڑی برکت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جماعت احمدیہ پر بڑی ذمہ داری ہے اور ہم یاد دہانیاں بھی کراتے ہیں کہ معمور الاوقات بنو۔ وقت کے ہر حصے کے ساتھ خدا تعالیٰ کا کوئی نہ کوئی حکم وابستہ ہے اس کو بجا لاؤ تو وقت معمور ہو جائے گا۔ بھرپور زندگی گزارو۔ خشک زندگی' ست زندگی' کاہل زندگی اور بے خیر زندگی گزارنے کی تو ہمیں خدا نے تعلیم نہیں دی۔ پس ہم بہت کچھ سوچتے ہیں' دوستوں کو نصیحتیں کرتے ہیں اور دوستوں کو کہتے ہیں کہ ایک دوسرے کو نصیحتیں کیا کرو۔ ان میں سے ایک نصیحت یہ ہے کہ ایک منصوبہ یہ ہے کہ میں نے تحریک کی تھی کہ دوست وقف عارضی میں پندرہ دن کا وقف کر کے دوسری جگہوں پر جائیں۔ اس میں بڑی برکت ہے۔ جو دوست اس منصوبہ کے تحت گئے مجھے سینکڑوں کی تعداد میں ان کے خط ملے جس میں انہوں نے یہ لکھا کہ انہوں نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ کیونکہ باہر جانے سے پہلے انسان زیادہ متوجہ ہو جاتا ہے کہ میں دوسری جگہ جا رہا ہوں لوگ مجھ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے متعلق سوال کریں گے پھر وہ پڑھتا ہے اور کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پڑھنے پر زیادہ وقت دیتا ہے اور زیادہ غور اور زیادہ توجہ سے پڑھتا ہے' سوچتا ہے' دعائیں کرتا ہے۔ بہتوں کو اللہ تعالیٰ نے بڑے پیار سے نوازا اور ان کو سچی خوابیں دکھائیں اور ان کے کاموں میں برکت ڈالی اور وہ بڑے خوش ہو کر اور روحانی سرور حاصل کرنے کے بعد واپس لوٹے۔ نیز جہاں وہ گئے ان کو یہ خیال ہوتا تھا کہ باہر سے آئے ہیں' چھوٹی چھوٹی باتیں جو ہم بھول جاتے تھے اور جن کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے مقامی دوست سوچتے ہیں باہر سے آنے والے بھائیوں کے سامنے تو اس سستی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا محاسبہ کرنا شروع کیا۔ ایک دوسرے سے باتیں کیں' ایک دوسرے سے واقفیت حاصل کی' ایک دوسرے سے پیار کرنا سیکھا۔ برادری اور اخوات اور بھائی چارے کا ماحول پیدا ہوا اور آپس میں باتیں کرنے کے بعد انہوں نے روحانی طور پر زیادہ تیزی کے ساتھ قدم آگے بڑھانے شروع کئے۔ اب (-) اس میں کچھ سستی پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اور دراصل تو میں سمجھا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ یہ تو میرا کام ہے کہ میں جماعت کو کہوں کہ اس طرف توجہ کریں اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں جب ان کو توجہ دلاتا ہوں تو وہ پوری تندہی کے ساتھ توجہ کرتے ہیں۔ میں جو بات بھی دین کے لئے اور خدا کے پیار کے حصول کے لئے کہوں وہ اس کو مانتے ہیں اور بشاشت کے ساتھ مانتے ہیں۔

(از خطبہ 9۔اپریل 1976ء)

پاک دل اور بے طمع ہو کر خدا کی محبت ذاتی میں ترقی کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم ملک منیر احمد خان صاحب سیکرٹری مال ساہیوال کا ہرنیا کا کامیاب اپریشن سول ہسپتال ساہیوال میں مورخہ 96-6-8 کو ہوا ہے۔ (مکرم ملک صاحب چوہدری عبدالقدیر صاحب سابق امیر ساہیوال کے سسر ہیں) احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید کی بیٹی عالیہ حلیم (واقف نو) پچھلے چند روز سے بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم غربی الف کے ماموں زاد بھائی عزیز رانا توصیف سکندر ابن مکرم رانا داؤد احمد صاحب گوٹھ خلیل آباد فارم سندھ چند دنوں سے بیمار ہیں کمزور بہت زیادہ ہے۔ عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم طیبہ منصور صاحبہ اسلام آباد سے لکھتی ہیں۔
میرے میاں مکرم منصور صاحب کی صحت ذہنی طور پر بہت خراب ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ اور پریشانیوں کے دور ہونے کی درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم شرافت احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب معلم وقف جدید کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کو خدا تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور صالح بنائے۔

○ مکرم رشید احمد صاحب بٹ ایم اے دارالیمن شرقی ربوہ کے بیٹے مکرم زاہد رشید بٹ صاحب مقیم جاپان کو اللہ تعالیٰ نے 96-5-28 کو پہلا لڑکا عطاء کیا ہے۔ جس کا نام دانیال زاہد رکھا ہے۔ نومولودہ سیٹھی فدا الحق صاحب جہلمی حال کینیڈا کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

11- احسان 1375 ھش — 11 - جون 1996ء

ظاہری و باطنی رویت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک نووارد نے فرشتہ اور شیطان کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت صاحب نے اس کے جواب میں روح کی صلاحیت کے بارے میں ایک بات بیان فرمائی جس میں ذاتی تجربہ کے حوالے سے بھی کچھ ذکر فرمایا۔ مقصد اس گفتگو کا یہ تھا کہ روح کے تجربے کا ذکر کیا جائے۔ حضرت صاحب کا یہ ارشاد ذیل میں درج ہے' فرمایا۔

"اسی طرح ایک رویت آنکھ میں ہے کہ ہر ایک شئے کو دیکھتی ہے مگر ایک دیوار کے پیچھے ایک شئے ہوتی ہے تو نہیں دیکھ سکتی آنکھ کیوں نہیں دیوار کے پیچھے دیکھ سکتی اس کے دلائل کیا بیان ہو سکتے ہیں اسی طرح ایک رویت روح میں ہے کہ بیٹھے بٹھائے دور تک دیکھ لیتی ہے خواہ وہ تین چار دیواریں درمیان میں حائل ہوں مگر اسے پروا نہیں ہوتی وہ اس شئے کو یہاں بیٹھے اس طرح دیکھتی ہے جیسے کھلی روشنی میں ایک شئے نظر آتی ہے۔

اس پر نووارد صاحب حیران ہوئے کہ یہ کیا بات ہے اور تعجب ظاہر کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔

خود ہم نے کئی دفعہ اس طرح دیکھا ہے کہ تین دیواریں درمیان میں حائل ہیں مگر ہم نے وہ شئے دیکھ لی۔ خبر نہیں کہ اس وقت کیا ہوتا ہے دیوار مطلق رہتی ہی نہیں اور انہیں آنکھوں سے اس وقت سب کچھ نظر آتا ہے۔

اس مقام پر حضرت صاحب نے ایک واقعہ سنایا کہ

ایک دفعہ ایک خاکروبہ نے ایک جگہ سے میلا اٹھایا اور اس کا ایک حصہ چھوڑ دیا۔ میں جو مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا مجھے نظر آیا کہ اس نے ایک حصہ چھوڑ دیا ہے تو میں نے اس خاکروبہ سے کہا۔ وہ سن کر حیران ہوئی کہ اس نے اندر بیٹھے کیسے دیکھ لیا میں نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا کہ یہ باوجود میلے کے سر پر موجود ہونے کے نہیں دیکھ سکتی حالانکہ مجھے اس قدر دور دراز فاصلہ سے دکھلا دیا۔

نووارد صاحب نے عرض کی پھر یہ بات اور اس رویت روحانی کا کیسے پتہ لگے اور سمجھ میں آوے حضرت صاحب نے فرمایا کہ

بہت دیر صحبت میں رہے تو سمجھ میں آسکتا ہے اور اس کی نظیریہ (خبریں) بھی ہیں جو ہم (بتاتے) ہیں کیونکہ جو علوم پیش از وقت خدا بتلاتا ہے وہ بھی تو ایک قسم کی دیوار کے پیچھے ہیں جو کہ درمیان میں حائل ہوتی ہے اور ایک عرصہ کے بعد اس نے گرنا ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ قبل از وقت دکھلا دیتا ہے اور اسی عالم میں یہ سب عجائبات ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم ص 621-622)

جس کا ہے انحصار رخصت پر
آئے دن جس کو چاہیئے رخصت
وہ مرے ساتھ چل نہیں سکتا
مجھ کو ہے کام ' کام کی عادت

ابو الاقبال

برقِ تجلّی

مرے جرمِ وفا کی آپ اتنی تو سزا دیجے
مجھے اپنی محبّت کے جہنم میں جلا دیجے

مری ہستی فقط اک بے در و دیوار سا گھر ہے
کبھی صرصر کے جھونکوں سے اسے صحرا بنا دیجے

مہ و خورشید نے پھر مجھ پہ اک یلغار سی کی ہے
کسی درشن جھروکے سے ذرا چہرہ دکھا دیجے

کہیں قلب و نظر کی روشنی مدھم نہ ہو جائے
حریمِ حسن کے جلووں کو میرا بھی پتہ دیجے

کچھ ایسے لوگ ہیں جو رخ بدل دیتے ہیں دھاروں کا
مری ماندگی کو ہمسفر ان کا بنا دیجے

اٹھا ہے پھر کوئی رنگیں سویروں کی قسم کھا کر
شبِ تاریک کو برقِ تجلّی کی ضیاء دیجے

وفورِ شوق کو الحاد کہہ دینا تو آساں ہے
مزا جب ہے کہ اس الحاد کو ایماں بنا دیجے

وہ جن کے راستے میں کہکشاں آنکھیں بچھاتی ہے
نسیم ان کے نقوشِ پا ہر اک دل میں سجا دیجے

نسیم سیفی

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے پروگرام

ترجمہ کلام الٰہی کلاس
پیر اور منگل نئی کلاس شام 6 بجے رات کو دو بجے اور پھر صبح 9 بجے (دوبارہ)

ہومیوپیتھی کلاس
بدھ اور جمعرات نئی کلاس شام 6 بجے اور دوسرے روز 2 بجے صبح اور 9 بجے صبح (دوبارہ)

خطبہ
براہ راست (LIVE) 5 بجے شام' 2 بجے رات اور 00-12 بجے دوپہر (دوبارہ)

اردو ملاقات
جمعہ 10-6 بجے شام۔ دوسرے روز 00-9 بجے صبح (دوبارہ)

بچوں کے ساتھ ملاقات
ہفتہ کے روز 6 بجے شام پھر 2 بجے رات اور 9 بجے صبح (دوبارہ)

انگریزی ملاقات
اتوار 6 بجے شام 2 بجے رات اور 9 بجے صبح (دوبارہ)

لقاء مع العرب
جمعہ ہفتہ اور اتوار کو نئے سیشن 6 بجے شام دوسرے روز 5 بجے صبح اور 1 بجے دوپہر (دوبارہ)

اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
ہر روز 12 بجے رات دوسرے روز 7 بجے صبح اور 3 بجے بعد دوپہر (دوبارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

ہزار شکر کہ من روئے یارِ خود دیدم
چشیدم آں ہمہ کاں لذّتِ لقا باشد

ہزار شکر کہ میں نے اپنے یار کا منہ دیکھ لیا اور وہ سب مزے چکھ لیے جن میں لقا کی لذت ہے

دماغ و کبر ہمہ منکرانِ دیں شکنم
من ایستادہ ام اینک دگر کجا باشد

میں منکران دین کے غرور و تکبر کو توڑ رہا ہوں لو میں حاضر ہوں میرے مقابل پر کوئی دوسرا کہاں ہے؟

چو مہر انور و تابان ہمے فشانم نور
دگر کجا و چنیں قدرتے کرا باشد

میں روشن اور چمک دار سوج کی طرح نور پھیلا رہا ہوں۔ دوسرا کہاں ہے؟ اور ایسی قدرت کس میں ہے

زکارہا کہ کنم وزنشاں کہ بنمایم
عیاں شود کہ ہمہ کارم از خدا باشد

وہ کام جو میں کرتا ہوں اور ان نشانوں سے جو میں دکھاتا ہوں یہی ظاہر ہوتا ہے کہ میرا سارا کاروبار خدا کی طرف سے ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میں نے اپنے محبوب کا چہرہ دیکھ لیا ہے اور چہرہ دیکھنے سے یوں لگتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ملاقات کی جتنی برکتیں ہیں وہ سب میں نے حاصل کرلی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مجھے وہ سب مزے چکھادیئے ہیں جن میں محبوب سے ملاقات کا مزا شامل ہوتا ہے۔ جہاں تک دین کا انکار کرنے والوں کا تعلق ہے اگرچہ وہ غرور اور تکبر میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں لیکن میں نے ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے کہ ان کا غرور اور تکبّر توڑ دیا ہے۔ اب وہ میرے سامنے اپنے اس غرور اور تکبر کا اظہار نہیں کرسکتے اور یہ بات میں نے اس طرح کی ہے گویا کوئی دوسرا شخص میری طرح نہیں کرسکتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ دین کی خدمت اور حقیقی خدمت کرنے والے ان لوگوں کا غرور اور تکبّر توڑ کر رکھ دیتے ہیں جو خدمت تو نہیں کرتے لیکن اپنے نام کو بلند کرنے کے لئے بہت بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ میں اپنی باتوں سے اور اپنے کردار سے روشنی پھیلاتا ہوں اور یہ روشنی ایسی ہے جیسی سورج کی روشنی ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو کام میں کررہا ہوں اور جس طرح میں اس کام کو کررہا ہوں کوئی اور شخص اس وقت نہیں کرتا۔ نہ کسی میں ایسی طاقت ہے کہ وہ ایسے کام کرے۔ جب انسان اپنے دل کو خدا کی طرف لگالے اور خدا اسے یہ بات چاہے کہ اسے دین کی خدمت کا موقعہ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانیاں پیدا کردیتا ہے اور اس کی باتوں کی روشنی کو دنیا میں پھیلانے لگتا ہے۔ اور ان باتوں سے صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اس شخص کے شامل حال ہے۔ اور وہ جو کچھ کرتا ہے اس میں خدا تعالیٰ کی منشاء اور اس کی رضاء شامل ہوتی ہے اور اس کی مدد بھی اس کی پشت پر ہوتی ہے۔ اسی لئے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جو کام میں کررہا ہوں ان سب سے یہ بات صاف ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد میرے ساتھ ہے۔ اور میں اس کی منشا اور اس کی رضا کے مطابق دین کا کام کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو دین کا کام کرنا چاہتا ہے اسے سب سے پہلے اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنی چاہئے کیونکہ یہ محبت اسے اس بات پر مائل رکھے گی کہ وہ ہمیشہ اس کے احکام کی پیروی کرے اور اس کے نشانات کو ثابت کرتا ہوا دنیا کو اس کے قریب لائے۔ یہی دعوت الی اللہ ہے یعنی لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف لانا اور یہ کام صرف باتوں سے نہیں کیا جاسکتا اس کے لئے ایک بہتر کردار دکھانے کی ضرورت ہے اور اس بات کے اظہار کی کہ اللہ تعالیٰ واقعی مدد کررہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے چہرے کو دنیا میں دکھا سکیں۔ پہلے خود دیکھیں اور اچھی طرح دیکھیں۔ اور پھر ساری دنیا کو اس کا چہرہ دکھا سکیں۔ اور دعوت الی اللہ کرتے ہوئے لوگوں کو خدا تعالیٰ کے آستانے پر لے آئیں۔

لجنہ کالم

ایک نصیحت میں تمہیں یہ کروں گا کہ تم روح کی غذائی حالت کو بہتر بناؤ۔ جس طرح تم چاہتی ہو کہ تمہارا جسم زندہ رہے۔ تم بیمار ہو اور کمزور ہو جاتی ہو تو دوائیں کھاتی ہو۔ یخنی پیتی ہو۔ مقویات استعمال کرتی ہو۔ یا اگر کسی کا جگر خراب ہو تو وہ سبزیوں کا استعمال زیادہ کرتی ہے۔ اسی طرح اگر تمہاری روح کمزور ہے تو اس کی تقویت کا انتظام کرو۔ اگر صرف "عبادت" سے سرور نہیں ہوتا تو ذکر الٰہی کرو۔ اگر صرف (-) سے سرور پیدا نہیں ہوتا تو صدقہ خیرات کرو۔ پیٹ بھرنے کا آخر یہی قاعدہ ہے کہ اگر دس لقموں سے پیٹ نہیں بھرتا تو پانچ لقمے اور کھاؤ۔ یہی روح کا حال ہے۔ اگر صدقہ سے روح میں تازگی پیدا نہیں ہوتی تو اور صدقہ دو۔ اگر پانچ دفعہ "عبادت" کرنے سے روح میں تازگی پیدا نہیں ہوتی تو چھ دفعہ "عبادت" کرو۔ اور اگر پھر بھی تازگی پیدا نہیں ہوتی تو سات مرتبہ "عبادت" کرو۔ "عبادت" چھوڑ دینے سے روح تازہ نہیں ہوتی۔ بلکہ "عبادت" زیادہ کرنے سے روح میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ روح کا غذائی پہلو ہے۔ جس کی طرف میں تمہیں توجہ دلاتا ہوں۔ انسانی زندگی کا دوسرا پہلو فعالی ہے انسان جو غذا کھاتا ہے اس سے جسم میں طاقت پیدا ہوتی ہے اور وہ کام کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھانے کے بعد بستر پر لیٹ رہے اور کوئی کام نہ کرے تو دیکھنے والے یہی کہیں گے کہ اس میں اپنے جسم سے صحیح کام لینے کا مادہ نہیں ہے۔ اسی طرح یہ روحانی غذائیں ہیں۔ ان سے طاقت حاصل کرلینے کے بعد انسان کو اور کام بھی کرنا پڑتا ہے۔ جو شخص "عبادت" کرکے یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں نے اپنا کام کرلیا یا روزے رکھ کر یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں نے اپنا کام کرلیا۔ یا صدقہ خیرات دے کر یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں نے اپنا کام کرلیا۔ وہ ایسا ہی بیوقوف ہے جس طرح وہ شخص جو کہے میں نے روٹی کھالی۔ پانی پی لیا۔ تو زندگی کا کام پورا کرلیا۔ کھانا پینا زندگی کے کام نہیں۔ بلکہ اسے کام کے قابل بنانے کے لئے غذائیں ہیں۔ اسی طرح یہ روحانی کام بھی انسانی زندگی کا مقصود نہیں نہ جسمانی زندگی کا مقصود کھانا پینا ہے۔ اور نہ روحانی زندگی کا مقصود عبادت روزے وغیرہ ہیں۔ یہ دونوں سہارے ہیں ایک جسم کے لئے۔ اور ایک روح کے لئے۔ ایک سے جسم کام کے قابل بنتا ہے اور دوسرے سے روح کام کے قابل بنتی ہے۔ جسم میں جب طاقت پیدا ہوتی ہے تو انسان نوکری کرتا ہے۔ تجارت کرتا ہے اور دنیا کے دوسرے کام کرتا ہے اسی طرح جب انسان کو روحانی طاقت حاصل ہوتی ہے تو وہ مختلف کام کرتا ہے۔ وہ کام کیا ہے وہ کام دو قسم کے ہیں۔ ایک تو اس کا کام مخفی ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ترقی کرنا ہوتا ہے دوسرا کام انسانی دماغ کی اصلاح اور اس کے فکر کی اصلاح اور اس کے خیالات و جذبات کی اصلاح ہے جس طرح روٹی کھانے کے نتیجہ میں انسان ہل چلاتا ہے' تجارت کرتا ہے' صنعت و حرفت کرتا ہے مزدوری کرتا ہے' انسان کے جسم میں طاقت ہو تبھی وہ اچھا سپاہی' اچھا وکیل' اور اچھا مدرس بن سکتا ہے۔ اسی طرح روحانی غذاؤں "عبادت" روزہ اور (-) اور ذکر الٰہی وغیرہ کے نتیجہ میں انسان کو روحانی طاقت حاصل ہوتی ہے' اور اس طاقت کے نتیجہ میں اس کے اخلاق درست ہو جاتے ہیں وہ ظلم سے دور چلا جاتا ہے۔ اس کے اندر دیانت و امانت' رحم اور عدل پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں خدمت خلق کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ محبت اور قرب الٰہی کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ خود بھی یہ کام کرتا ہے اور دوسروں سے بھی کرواتا ہے۔ مثلاً جھوٹ نہیں بولتا اور کوشش کرتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی جھوٹ نہ بولیں وہ دوسروں پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ دوسروں کو بھی تلقین کرتا ہے کہ وہ بھی دوسروں پر ظلم نہ کریں۔ اس کے خیالات پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور وہ دوسروں کے خیالات کو بھی پاکیزہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ غرض اس کی روح رات دن مخلوق کی اصلاح میں لگی رہتی ہے۔ خود "عبادت" مقصود نہیں جس طرح روٹی مقصود نہیں روٹی کھانے سے طاقت پیدا ہوتی ہے اور پھر انسان دنیا کے کام کرتا ہے۔ اس طرح "عبادت" اصل مقصود نہیں بلکہ اس کا کام یہ ہے کہ وہ ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ جو شخص "عبادت" کرتا ہے اس کی روح کو طاقت ملتی ہے۔ اور برائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اس کے اندر دیانت امانت' عدل و انصاف' رحم غرض جتنے اخلاق فاضلہ ہیں وہ سب پائے جاتے ہیں۔ اور اس کے اندر یہ طاقت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے اندر بھی یہ اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ یہی حال روزوں کا ہے۔ روزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزوں کی یہ غرض ہے تا روح کو طاقت پہنچے اور وہ تقویٰ کے قابل ہو جائے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں وہ شخص روزہ دار نہیں جو بھوکا اور پیاسا رہتا ہے روزہ دار وہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ- قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد

میرے استاد پروفیسر عبدالسلام

مکرم بھائی جان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی ابتدائی تعلیم سے لے کر ایک سائنس دان کی "معراج" نوبل انعام تک ملکی و غیر ملکی اخبارات' رسائل و جرائد میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اور لکھا جاتا رہے گا- لیکن ان کی زندگی کے ایک پہلو یعنی ڈاکٹر عبدالسلام بطور ایک استاد کے بارے میں غالباً پہلی مرتبہ ان کے ایک شاگرد رشید جناب ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب پروفیسر پلازما فزکس گروپ' قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی 70 ویں سالگرہ کے موقع پر اپنے جن خیالات اور عقیدت کا اظہار کیا تھا وہ احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہیں- (عبدالحمید چودھری)

مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں نے امپیریل کالج لندن سے پروفیسر عبدالسلام کی سرپرستی میں تربیت حاصل کی اور پی ایچ ڈی کی سند پائی- یہ سن باسٹھ کا زمانہ تھا- میں نے پنجاب یونیورسٹی کی لیکچرر شپ چھوڑ کر پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کی ملازمت اختیار کی اور فوراً بعد کولمبو پلان سکالر شپ سکیم کے تحت اعلیٰ تعلیم کے لئے امپیریل کالج پہنچا- یہ وہ زمانہ تھا کہ پروفیسر عبدالسلام اور ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی (مرحوم) نے مل کر پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے تحت سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے بہت سے پروگرام شروع کر رکھے تھے- ان میں ایک اہم پروگرام بیرون ملک ٹریننگ کا تھا- آج پاکستان میں بہت سے سینئر سائنسدان اور انجینئر اسی پروگرام کی پیداوار ہیں اور سلام اور عثمانی کی کوششوں کے مرہون منت ہیں-

میں نے Particle Physics کا انتخاب کیوں کیا؟ میں سمجھتا ہوں یہ فیصلہ قدرتی بات تھی- فزکس اور میتھ کا بیک گراؤنڈ ہو اور ہر طرف پروفیسر عبدالسلام کے چرچے ہو رہے ہوں (وہ سائنس کی دنیا میں پہلے ہی سے Celebrity بن چکے تھے) اور حسن اتفاق کہ ان کو سننے کا بھی موقعہ مل گیا ہو. وہ پاکستان آئے ہوئے تھے اور انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے سینیٹ ہال میں ایک ولولہ انگیز لیکچر دیا- سلام صاحب یقیناً نوجوان نسل کے ہیرو اور آئیڈیل بن چکے تھے-

امپیرل کالج میں پی ایچ ڈی میں داخلہ کے لئے Dic کورس کرنا ضروری ہوتا ہے- برٹش گریجوایٹس کے لئے یہ شرط نہیں ہوتی- مگر دوسروں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نہ صرف یہ کورس پاس کریں بلکہ پی ایچ ڈی میں داخلہ کی سیٹ مقابلہ کی بنیاد پر حاصل کریں- خیر ہم نے Dic کورس شروع کر دیا- پروفیسر عبدالسلام کے گروپ میں دوسرے اساتذہ

P.T Matthews. Kibble Streater اور Lovelace تھے- یہ چھوٹا سا گروپ Theoretical Particle Physics میں یورپ کا بہترین سینٹر مانا جاتا تھا-

سلام صاحب کو بحیثیت استاد کیسا پایا؟ وہ یقیناً ان اساتذہ میں سے نہیں جو لیکچر کی تیاری میں محنت کرتے ہیں اور کوشش کے ساتھ اس کو آسان فہم بنا کر پیش کرتے ہیں- یہ سٹائل پروفیسر P.T Matthews کا تھا سلام صاحب کا نہیں اور نہ ہی سلام صاحب ان اساتذہ میں سے ہیں- جو لیکچرز کے باقاعدگی سے Notes تیار کرتے ہیں اور پھر خوبصورت طریق سے بلیک بورڈ پر ہوبہو تحریر کر دیتے ہیں- اس طرح بلیک بورڈ پر لکھا ہوا لیکچر کتاب کی تصویر بن جاتا ہے- یہ پروفیسر Kibble کا سٹائل تھا- سلام صاحب کا نہیں- سلام صاحب ان سے مختلف تھے- ان کا انداز اپنا اور منفرد- ان کے نزدیک مذکورہ باتیں خاص اہمیت کی حامل نہ تھیں- رویہ سے ایسا محسوس ہوتا کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تکلفات عام انسانوں کے کرنے کے ہیں اور وہ یقیناً ان میں سے نہیں- یہ بات نہ تھی کہ سلام صاحب یہ کام کر نہیں سکتے تھے- ہم نے ان کے سیمینار سنے اور ان کو کئی انٹرنیشنل کانفرنسز میں دیکھا اور سنا جہاں وہ وی- آئی- پی (Vip) سپیکر کی حیثیت سے مدعو ہوتے-

ان کے لیکچر کو سننے کے لئے لوگ بیتاب ہوتے- ہال کھچا کھچ بھر جاتے- سحر انگیز لیکچر- باتیں طبیعات کی ہو رہی ہیں اور انداز بیان لٹریری ہے- زبان پر کیا عبور ہے کہ اہل زبان بھی عش عش کرتے ہیں- پھر اس پیکر علمیت و فطانت کو کس طرح سامعین کی طرف سے والہانہ داد (Standing Ovation) ملتی ہے کہ جیسے سبھی کے دل کی آواز ہے-

اسی کوکب کی تابانی سے ہے تیرا جہاں روشن

بات Dic کورس کی ہو رہی تھی- سلام صاحب نے اپنے کورس کا آغاز کیا- theory of lie Group سے یہ وہ زمانہ تھا جب Particle Physics میں گروپ تھیوری کے نظریات شامل ہونے لگے تھے- جس کے نتیجے میں Symmetry Group Su(3) اور Eightfold way معرض وجود میں آئے اور Omega Minus کی دریافت ہوئی- اور ساتھ ہی ساتھ Quark Model کی باتیں ہونے لگیں- کچھ دنوں بعد سلام صاحب کے لیکچرز کا انداز بدل گیا- اب وہ جب کلاس روم میں داخل ہوتے ہیں تو ان کے ہاتھ میں Research Journals کے تین شمارے ہوتے ہیں- جن میں جگہ جگہ Page Indicators رکھے ہوئے ہیں- اب لیکچر کیا ہیں؟ Frontiers of Physics کی باتیں ہو رہی ہیں- تحقیقی مسائل کا تجزیہ ہو رہا ہے- لکھتے لکھتے بلیک بورڈ بھر جاتا ہے خیالات و افکار کے ڈھیر لگ جاتے ہیں- بورڈ پر تیروں کے نشان بکھرے ہوئے مختلف اجزا کو ایک لڑی میں پرو رہے ہیں- اکثر طلباء کے لئے زیادہ تر باتیں سر کے اوپر سے گزر جاتی ہیں- اس کے باوجود سبھی بے حد متاثر وجدانی کیفیت میں بیٹھے Notes لے رہے ہیں- سلام صاحب کے لیکچرز ایک Exciting Experience ہوتا جو طلباء میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کرتا- سلام صاحب کی خواہش ہوتی کہ ان کے طلباء تیز رفتاری سے آگے بڑھیں اور ایسے لگتا جیسے وہ بہت جلدی میں ہیں- ان کے پاس وقت کم ہے اور بہت کچھ کرنا باقی ہے- دوسروں کے لئے پیغام ہوتا کہ اگر آپ ہمارے شانہ بشانہ نہیں چل سکتے تو کوئی اور راہ اختیار کریں- ہم آپ کا انتظار نہیں کر سکتے-

If you cannot rise fo us, we cannot stoop to you

ہمارے شہر میں صرف قد آور بستے ہیں- بونوں کے لئے کوئی جگہ نہیں- یہ تھا سلام صاحب کے کام کروانے کا سٹائل- یہی وجہ ہے کہ اگرچہ ان کے بے شمار سٹوڈنٹس رہے مگر صرف گنے چنے لوگوں نے ان کے ساتھ کام کرنے کی جسارت کی-

سلام صاحب کی بارعب شخصیت' ان کا دبدبہ اور جلالی مزاج' اس پر طرہ ان کی آنکھوں کی چمک' کس کی مجال کہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے- کسی چیز کا جواب معلوم بھی ہوتا تو کہنے کی جرات نہ ہوتی- شروع شروع میں ہمیں گمان ہوا کہ یہ سب کچھ ہم مشرقی لوگوں کا مسئلہ ہے مگر جلد ہی اس راز کی بھی قلعی کھل گئی- ہم نے دیکھا گوروں کا بھی برا حال تھا- وہ بھی اسی کشتی میں سوار تھے- قصبہ جھنگ کی یہ شخصیت مغرب ہو یا مشرق دونوں پر یکساں طور پر بھاری تھی-

ایک روز کا واقعہ ہے کہ سلام صاحب کی سیکرٹری جو Mannerism کی مناسبت سے تھیٹر کی دنیا میں شاید زیادہ موزوں ہوتی P.T.Matthews کے پاس شکایت لے کر گئیں- آنکھوں میں آنسو - کہنے لگیں دیکھیں یہ سلام صاحب کیسے ہیں! مجھے دفتر میں بلاتے ہیں- میں جاتی ہوں اور جا کر سامنے کھڑی ہو جاتی ہوں- وہ نہ مجھے ہیلو کرتے ہیں اور نہ ہی آنکھ اٹھا کر میری طرف دیکھتے ہیں- اور بس Dictation شروع کر دیتے ہیں P.T.Matthews نے جو بڑے شفیق انسان تھے اور سب ان کے پاس جا کر اپنے دکھڑے سناتے تھے) دلاسا دیتے ہوئے کہا: شکر کرو اس نے تمہاری طرف نہیں دیکھا ورنہ تم ڈر جاتیں-

ایک دن ایسا ہوا کہ ہم اپنے ساتھی طلباء کے ہمراہ چائے کی میز پر تھے- اچانک وہاں P.T.Matthews تشریف لے آئے- باتیں سلام صاحب کے متعلق ہونے لگیں- موضوع یہی تھا کہ سلام صاحب کو سمجھنا آسان نہیں- P.T.Matthews بتانے لگے کہ میں نے ایک دفعہ سلام سے کہا آپ دوسروں کی سہولت کے لئے دقیق موضوعات کو آسان بنا کر کیوں نہیں پیش کرتے ہنس کر جواب دیا کہ اگر میں تمہارے لئے ایسا کروں تو تم کہو گے ارے یہ تو بہت آسان بات تھی- میں خود بھی سوچ سکتا تھا (خیر اس قصہ میں مذاق کا پہلو زیادہ تھا) میں نہیں سمجھتا کہ سلام صاحب میں خود غرضی تھی یا تکبر- ان کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ اپنا وقت بیجا صرف کرنے اور سر کھپانے کو تیار نہ تھے-

And he had No Patience for Mediocrity

جب ہمارا D.i.c کورس ختم ہونے کو ہوا تو انہوں نے سب پاکستانیوں کو بلا کر کہا کہ دیکھو بھئی اب تم لوگوں کا D.i.c Exam ہونے والا ہے- تمہیں ابھی سے اپنے Ph.D پروگرام کا خیال کرنا ہوگا- یہاں پر ہم لوگ تو اپنے اپنے کام میں اس قدر مصروف ہیں کہ تمہیں وقت نہ دے سکیں گے- کسی دوسری یونیورسٹی چلے جاؤ وہاں Supervisor بہت خیال رکھیں گے- توجہ دیں گے تمہارے لئے آسانی ہوگی- ہم تمہارا داخلہ بھی کروا دیں گے- ہم لوگ اس پیغام سے بہت مایوس ہوئے- کچھ نے پریشان ہو کر دوسری یونیورسٹیوں میں داخلہ کی کوشش شروع کر دی- مگر اس بات کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ سلام صاحب طلباء کی مدد کرنے کو تیار نہ تھے وہ یقیناً طلباء کی مدد کرتے- ان کو Guide کرتے' Research Problem تجویز کرتے اور حل کرنے کی راہیں بتاتے مجھے یاد ہے کہ جب ہم نے Dic کورس مکمل کرنے بعد تحقیق کا کام شروع کیا تو سلام صاحب نے سب کو بلوایا Research Problems بتائے میرے لئے بھی پرابلم تجویز ہوا- سلام صاحب بولتے جا رہے تھے اور میں لکھتا جا رہا تھا- پلے کچھ نہ پڑا بعد میں' میں نے اس کاغذ کو بڑے احترام کے ساتھ دراز میں سنبھال دیا- اور پھر خود ہی اپنے معیار کا پرابلم تلاش کر لیا- میری خوش قسمتی کہ جلد کامیابی ہوئی- مسودہ تیار کر کے سلام صاحب کے پاس لے گیا- اس کام میں انہیں کا تجویز کردہ ایک ماڈل استعمال کیا گیا تھا- اور ساتھ Sammetry Group Su(3) چند بنیادی ذرات کے Decay Processes کو سٹڈی کیا گیا تھا سلام صاحب نے مسودے کو دیکھا- ورق پلٹے' اور پوچھا کہ اس میں Kaon Particles کی Contribution کیوں شامل نہیں کی گئیں- میں نے جواب دیا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسروں نے ایسا ہی کیا ہے۔ کہنے لگے کہ یہ کوئی جواب نہیں۔ سائنسی تحقیق میں دوسروں پر ایسے اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ پھر میز پر پڑے ہوئے Physical Review اور دوسرے رسالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

Do You think you can trust all this junk?

خیر ہم نے ان کی تجویز کردہ Contributions شامل کیں اور مسودے کو اشاعت کے لئے بھجوا دیا یہ ہماری پہلی Publication تھی۔ اس پر سیمینار بھی دیا P.T.Matthesw اور دوسرے اساتذہ سیمینار میں تھے۔ مگر سلام صاحب کہیں گئے ہوئے تھے۔ وہ نہ آسکے۔ اور ہم نے شکر ادا کیا ورنہ شاید ہم سٹیج پر ہی ڈھیر ہو جاتے۔ سلام صاحب کا خاصہ یہ تھا کہ ان کی بات سمجھ آئے یا نہ آئے بندہ Inspire ضرور ہوتا وہ ہر وقت Excited State میں ہوتے جس سے دوسرے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ جہاں بھی جاتے ہلچل مچا دیتے۔ نت نئے خیالات' ایسے لگتا کہ انقلاب آنے ہی والا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کی حالت یہ تھی کہ مسلسل Visiting Scientists چلے آ رہے ہیں۔ اکثر سیمینار ہو رہے ہیں۔ کیا یورپ کیا امریکہ دنیا جہاں سے ماہر طبیعات South Kensington کے طواف کو پہنچ رہے ہیں۔ کسی دن Julian schwinger کا سیمینار ہے اور کسی دن Steven Weinberg کا آج Feldman آئے ہوئے ہیں اور کل J.C.ward اسی طرح ڈیپارٹمنٹ میں لٹریچر کی بھی بھرمار رہتی۔ ہر روز ڈاک میں دنیا کے چاروں کونوں سے Preprints کے ڈھیر پہنچ رہے ہیں۔ سلام صاحب بحیثیت استاد Spoon Feeding تو نہیں کرتے تھے مگر وہ آپ کو ایک آئیڈیل ماحول ضرور مہیا کرتے' جہاں آپ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر آسمان کی بلندیوں کو چھو سکتے تھے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں سلام صاحب ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک ہیں۔ نہ صرف ان کا شمار اس صدی کے اعلیٰ ترین سائنسدانوں میں ہوتا ہے بلکہ وہ ایک زبردست سائنس ایڈمنسٹریٹر بھی ثابت ہوئے۔ اٹلی میں انٹرنیشنل سینٹر کا قیام اور اس کے ذریعہ علوم طبیعات کی تحقیق اور فروغ ان کا حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ ان کی ذات تیسری دنیا کے سائنسدانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ سلام صاحب کو اس بات کا احساس تھا کہ تیسری دنیا میں تحقیق کی کوئی روایات نہیں۔ ٹیکنالوجی بہت پسماندہ ہے اور نظام تعلیم کی حالت ناگفتہ بہ چنانچہ انہوں نے سینٹر کے ذریعے بہت سے ایسے پروگرام دیئے جن سے تیسری دنیا کی سائنس اور ٹیکنالوجی میں سرعت کے ساتھ پیش رفت ہو سکے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ انہوں نے بحیثیت سائنسی مشیر صدر پاکستان نظام تعلیم کی منصوبہ بندی کی اور ریسرچ اور ڈویلپمنٹ کے متعدد پروگرام دیئے۔ سلام صاحب کو اس بات کا بھی شدت سے احساس تھا کہ تیسری دنیا کے ممالک کو "سائنس برائے اقتصادی ترقی" کی زیادہ ضرورت ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے سینٹر میں Applied Physics کے پروگرام شروع کروائے۔ مثلاً لیزرز۔ سولرانرجی۔ پلازما فزکس اور کنٹرولڈ فیوژن۔ بایو فزکس۔ جیالوجی Climatology' Soil Physics وغیرہ۔ ساتھ ساتھ لیبارٹری ٹریننگ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اب تک سینٹر میں چار ایسی لیبارٹریاں قائم کی جا چکی ہیں۔

Superconductivity Laboratory, Microprocessor Laboratory, Laser and Optical Fibres Laboratory and climatology Laboratory

پروفیسر سلام نے ذاتی طور پر بھی تیسری دنیا کے سائنسدانوں کو اس بات کی ترغیب دی کہ اپنے ملک کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے Applied Physics کے مختلف مضامین کی طرف توجہ دیں' اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس میں کافی حد تک کامیاب بھی رہے۔ خاص طور پر انہوں نے پاکستانیوں کو اس کام پر آمادہ کیا۔ چنانچہ چند دوسرے ساتھیوں کی طرح میں نے بھی اپنے سابقہ مضمون کو خیرباد کہا اور

Plasma Physics and controlled Fusion.

کو اپنایا۔ آج میں فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے پندرہ بیس سال کی کوشش کے نتیجے میں آج یہ اہم مضمون پاکستان میں مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔ درجنوں سائنسدان مختلف اداروں اور مختلف یونیورسٹیوں میں اس مضمون میں تدریس و تحقیق کا کام کر رہے ہیں۔ میرے لئے یہ اطمینان بخش بات ہے کہ میں نے اپنے عظیم اور محترم استاد پروفیسر عبدالسلام کی خواہش کے مطابق اور ان کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یہ کام کیا۔ اور اس طرح پاکستان کی اہم ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی۔

سلام صاحب کے متعلق باتیں نہ ختم ہونے والی ہیں اور ان کے حیرت انگیز کارنامے سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں علامہ اقبال کا یہ مصرعہ ان پر پوری طرح صادق آتا ہے۔

صدیوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف اس کا

> اس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یاد رفتگان

محترمہ حسین بی بی صاحبہ

ملک گل شیر خان

دار فانی سے کوچ کر جانے کا سلسلہ ابتدائے آفرینش سے جاری ہے جس میں کبھی ذرا بھر فرق نہیں آیا۔ اور اسے روکا بھی نہیں جا سکتا۔ اس رونما ہونے والے عمل میں بعض وجود ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کی چاہتوں اور محبتوں کی خوشبو خاندانوں' حلقہ وفافت اور بستی میں برسوں نہیں بلکہ تمام عمر تک دلوں میں رچی بسی رہتی ہے۔ ایسی خوشبوؤں کے چلے جانے کا کوئی معمولی سانحہ نہیں ہوتا بلکہ وہ سارے شہر کو ویران کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

ہم جرمنی کے ایک شہر کوبلنز Koblenz میں عرصہ 8 سال سے مقیم تھے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان سے جماعتی کاموں میں مصروف اور خوش و خرم زندگی کے لمحات گزار رہے تھے۔ 7 سال پہلے میری بیوی کے دل کا کامیاب اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن کے بعد کسی قسم کی پیچیدگی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ اچانک دل بڑھنا اور کمزور ہونا شروع ہو گیا۔ یہ عمل بہت تیزی سے جاری تھا۔ کمزوری بڑھتی گئی۔ بخار ہونا شروع ہو گیا۔ لہذا 13۔ فروری 1994ء کو ایک مقامی ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ دل کے ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم نے معائنہ کے بعد بتایا کہ دل بہت کمزور ہو چکا ہے زندگی کو چلانا دل کے بس کی بات نہیں رہی۔ کسی وقت بھی دل بے وفائی کر دے۔ اللہ تعالیٰ کے نوشتہ کو کون بدل سکتا ہے۔ تقدیر غالب آئی۔ سب حیلے جاتے رہے ہفتہ 9 مارچ 1994ء کی شام ہماری زندگیوں میں دکھ اور غموں کے انمٹ نقوش چھوڑ گئی۔ جس کی شدت شاید زندگی بھر کم نہ ہونے پائے۔ وہ شام تھی جس شام میری وفادار رفیقہ حیات کوبلنز کے Stift ہسپتال میں عیادت کرنے والی لجنات کی موجودگی میں چپ چاپ بڑے سکون کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ یقیناً ہم خدا کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جانے والے ہیں۔

عالم ناپائیدار سے انتقال کر جانے والوں کی یادیں ایک خوش نما روشن دیپک کی طرح ہوتی ہیں۔ جب ان کی یادیں تنہائیوں میں دلوں کو بے قرار کرتی ہیں تو ان کی باتیں دلوں کو روشن کرتی رہتی ہیں۔ ایسے چراغ جو ماحول کو روشن کئے رہتے ہیں ان خوشنما چراغوں میں میری اہلیہ کا وجود بھی تھا۔ جس کی روشن فراست سے رشتہ داروں کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کوبلنز و دیگر حلقہ احباب کے دل ہمیشہ جگمگاتے رہیں گے۔ انہوں نے اپنے حلقہ رفاقت میں ایک ایسا اثر پیدا کر رکھا تھا کہ ایک روز کی غیر حاضری شدت سے محسوس کی جاتی تھی۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں ان کی زندگی کا ہر پہلو خواہ دینی ہو یا دنیوی۔ اپنی ذات میں مکمل اور قابل تقلید نمونہ تھا۔ صاف گوئی۔ دیانتداری۔ مہمان نوازی آپ کی صفت خاص تھیں۔ ہر ایک سے محبت اور شفقت سے پیش آنا ان کا خاصا تھا۔ عبادت کی بروقت ادائیگی پر سختی سے عمر بھر کاربند رہیں۔ حتیٰ کہ بیماری کی حالت میں اشاروں سے عبادت ادا کر لیا کرتی تھیں۔ احمدیت کی شیدائی اور امامت کی فدائی تھیں۔ چندوں کی ادائیگی میں پیش پیش رہتی تھیں مال کے شروع ہی میں سارے سال کا چندہ ادا کر دیا کرتی تھیں چندوں کی ادائیگی پر صف دوم میں آنے پر سند امتیاز صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ نے عطا کی تھی۔ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے منعقد ہونے والی نمائش میں شعبہ دستکاری میں جرمنی بھر میں اول آنے پر انعام سے نوازا گیا۔ مہمانداری آپ کی فطرت میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی ایک مرتبہ ہمارے ہاں (غالباً مئی کا مہینہ تھا) بہت سے مہمان تشریف لائے مہمانوں کے آرام و آسائش کا خیال رکھتے ہوئے ہمیں گرمیوں کی تکلیف دہ رات کو فرش پر سونا نصیب ہوا۔ آپ نے خوشی خوشی رات بسر کی۔ یہ واقعہ جوہر آباد (سرگودھا) کا ہے جبکہ ہم ملازمت کے سلسلہ میں وہاں مقیم تھے

وہ گھر کی رونق وہ گھر کی مالک
وہ گھر کی دنیا وہ گھر کی شاہی
اداس اداس آج سارا گھر ہے
یہ کون بیرون در گیا ہے

جماعت احمدیہ کوبلنز کی ناصرات اور اطفال میں اپنے گھر میں تعلیم ... کا اجراء کیا۔ ہر احمدی خواہ چھوٹا ہو بڑا۔ عورت ہو یا مرد ان کی عزت کرتا اور دعا کے لئے کہتا دوسروں کے لئے دعا کرنا راحت قلب سمجھتی اور سکون محسوس کرتی تھیں۔ ربوہ روانگی سے پہلے لجنہ اماء اللہ کوبلنز نے کفن و دفن کے کام میں بھرپور مدد کی۔ مقامی طور پر خاکسار نے اپنی اہلیہ کا جنازہ پڑھا تھا۔ 15 مارچ جمعۃ المبارک کے روز گیروس گیراؤ ناصر باغ میں مکرم و محترم عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مشنری نے دوسری دفعہ جنازہ پڑھایا۔ جس میں تقریباً 5-4 صد احباب نے شرکت کی۔ 17۔ مارچ بعد دوپہر بذریعہ پی آئی اے فرینکفورٹ کی بین الاقوامی ایئرپورٹ سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے لگاتار 8 گھنٹہ کی پرواز کے بعد 18 مارچ کی صبح صادق کو لاہور کی ایئرپورٹ پر پہنچ گئے جہاں پر سوگوار رشتہ داروں و دوستوں کا ہجوم تھا۔ ایئرپورٹ کی کارروائی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ کے خلاف برطانیہ کا احتجاج

سوویٹ یونین کے ٹوٹنے کے بعد امریکہ دنیا میں اکیلا ورلڈ پاور کا کردار ادا کر رہا ہے اور دنیا کے ہر کونے میں' ہر ملک میں' ہر مسئلے میں اپنی مرضی کا فیصلہ دوسروں کے سر پر تھوپنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ سب سے پہلے اس نے عراق کے خلاف جنگ لڑی اور اس میں وہ اپنی پالیسی نافذ کرنے میں کامیاب رہا تو اس کے حوصلے اور بڑھ گئے اور اس نے یکے بعد دیگرے سوڈان' لیبیا' ایران اور کیوبا کے خلاف اقدامات کئے۔ اور پھر چین سے بھی اسی انداز میں نبٹنے کی کوشش کی۔ لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے ملکوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو رہا ہے اور اس کے اتحادی بھی ایسی کوششوں میں اس کا ساتھ دینے کو تیار نہیں۔

کچھ عرصہ پہلے امریکہ میں ایک قانون بنایا گیا جس کی رو سے کیوبا سے تجارت کرنے والی کمپنیوں کو امریکہ ناپسندیدہ قرار دے کر ان کے خلاف مناسب کارروائی کر سکتا ہے۔ یہ بہت عجیب بات تھی کہ قانون امریکہ میں بنایا جا رہا ہے اور اس کا نفاذ دنیا کے دیگر ملکوں سے تعلق رکھنے والی کمپنیوں پر کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں امریکہ نے میکسیکو اور اٹلی میں رجسٹر شدہ دو ٹیلیفون کمپنیوں اور ایک کینیڈین فرم کو وارننگ لیٹر بھیجے ہیں۔ لیکن اس کے نتیجے میں برطانیہ کے فارن سیکرٹری جو کہ اس وقت امریکہ کے دورہ پر تھے نے امریکہ کی پالیسیوں پر اس کا سخت محاسبہ کیا۔ یہ ایک غیر متوقع بات تھی۔ انہوں نے کھلے لفظوں میں کہا کہ کسی ملک کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے ملکوں کے تجارتی اداروں کو یہ بتائے کہ اسے دوسرے ملکوں سے کیسے تعلقات رکھنے چاہئیں۔ اور وہ اس حد تک گئے کہ انہوں نے برملا کہا کہ اس قسم کی پابندیاں کیوبا ایران اور لیبیا سے زیادہ امریکہ کے لئے نقصان دہ ہوں گی۔

اس معاملہ میں برطانیہ اکیلا نہیں ہے میکسیکو کی پارلیمنٹ نے بھی اس قانون کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ کی حکومتوں نے ایک کمیشن قائم کر دیا ہے جو امریکہ کے اس فعل کا تجزیہ کرے اور اس کے خلاف اپنا ردعمل ظاہر کرنے کے ذرائع معلوم کرے۔ سپین نے بھی اس قانون کو ناقابل قبول کہا ہے۔ ہالینڈ کے وزیر خارجہ نے کہا کہ کیا امریکہ کو یہ پسند ہو گا کہ دوسری حکومتیں اس کی فرموں کے متعلق اسی قسم کے قوانین بنائیں اور ان کو لاگو کرنے کی کوشش کریں۔

غیر جانب دار مبصرین کا کہنا ہے کہ اس قانون سے کیوبا کو جو نقصان ہو گا اس کے متعلق کچھ نہیں کہا سکتا لیکن یہ ظاہر ہے کہ کیوبا اس سے پہلے اس سے بہت زیادہ دباؤ کو برداشت کر چکا ہے اور اسے جھکایا نہیں جا سکا۔ لیکن امریکہ جو کہ اپنے آپ کو آزاد تجارت کا چیمپئن سمجھتا ہے اس کی شہرت کو اس سے جو دھچکا لگے گا اس کا مداوا وہ کبھی نہیں کر سکے گا۔

OOO

بقیہ کالم 4

ایک دو تراجم اس سلسلہ میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن افسوس کہ انہیں اس خدمت کا زیادہ موقع نہ مل سکا۔

جب ان کی ریٹائرمنٹ پر سکول کی طرف سے انہیں الوداعی پارٹی دی گئی۔ طلباء اور اساتذہ کے سامنے آنسو ان کی آنکھوں سے رواں تھے اور جذبات کی شدت کی وجہ سے ان پر رقت طاری تھی۔ اس حالت میں بھی انہوں نے کہا تو یہی کہا کہ "خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری زندگی سلسلہ کی خدمت میں صرف ہوئی۔ اور اس کے لئے میں سلسلہ کا ممنون ہوں۔"

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ رحمانی صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے' ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل 15 نومبر 1959ء)

بقیہ صفحہ 3

ہے جس کی زبان قابو میں رہے غرض روزہ کا مقصود بھوکا اور پیاسا رہنا نہیں بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ اسے کسی وقت اپنے بھائیوں اور بنی نوع انسان کی خاطر اپنی مملوکہ اور حلال چیزیں بھی چھوڑنی پڑیں تو وہ چھوڑے۔ روزے میں ہمارا اپنا کھانا جو حلال ذرائع سے کمایا ہوا ہوتا ہے اور "دینی احکام" کے لحاظ سے حرام نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس موجود ہوتا ہے۔ ہمارا اپنا پانی ہمارے پاس موجود ہوتا ہے لیکن ہم وہ کھانا بھی نہیں کھاتے۔ وہ پانی بھی نہیں پیتے۔ اس میں یہ سبق دیا جاتا ہے کہ جب تم بنی نوع انسان کی خاطر اپنے بھائیوں کی خاطر خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنی حلال چیز بھی اپنے اوپر حرام کر لیتے ہو تو دوسرے کا مال تم پر کس طرح حلال ہو سکتا ہے غرض روزہ میں خدا تعالیٰ انسان کو حلال کھانے اور حلال کمانے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

عطیۂ خون

خدمت بھی

عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

یادرفتگان

محترم رحمانی صاحب

ماسٹر سمیع اللہ

اکتوبر کی آخری تاریخوں میں ایک دن مجھے پتہ چلا کہ محترم صوفی نذیر احمد خاں صاحب رحمانی زیادہ بیمار ہیں۔ تعجب ہوا کہ ابھی ایک دو دن قبل وہ اپنے کسی ذاتی کام کے سلسلہ میں سکول تشریف لائے تھے۔ تو اچھے بھلے تھے۔ فوراً حاضر خدمت ہوا۔ تو پیٹ میں درد ہونے کی وجہ سے سخت بے چینی میں مبتلا پایا۔ درد کی شدت اور کرب کا اندازہ ان کے چہرے سے بآسانی کیا جا سکتا تھا۔ مگر پھر بھی مجھ سے اپنے روایتی انداز میں بولے اور اپنی بیماری کے بارے میں جب تک میں بیٹھا رہا باتیں کرتے رہے۔ لیکن اس دوران میں میں نے محسوس کیا کہ وہ بہت ضبط سے کام لے رہے ہیں۔ اٹھنے لگا فرمایا کہ "میاں میرے لئے الفضل میں درخواست دعا کا اعلان کروا دیں"۔

اگلے دو تین دن میں ان کی خیریت سے مطلع ہونے کے لئے حاضر ہوتا رہا۔ مگر انہیں تاحال کوئی افاقہ نہ تھا۔ ایک شام ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی۔ پچھلے چار دنوں سے انہیں کوئی اجابت نہ ہو پائی تھی۔ میں نے ان کا جسم دبانا شروع کر دیا۔ اسی دوران میں وہ مجھ سے میری والدہ کی صحت کے بارہ میں پوچھتے رہے اور پھر نہ جانے کس خیال سے اچانک فرمایا کہ "میاں مجھے افسوس ہے تو یہ ہے کہ میں حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ ہی بیعت کر لینے کے باوجود ان کا روئے پرنور اپنی آنکھوں سے دیکھنے سے محروم ہی رہا۔ والد محترم نے میرے بڑے بھائیوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھجوا دیا مگر چھوٹا ہونے کی وجہ سے مجھے گھر ہی میں روک لیا۔ افسوس ہے میں رفیق نہ بن سکا۔" اس وقت انہیں رفع حاجت محسوس ہوئی میں نے انہیں سنبھالا دیا تو اچھا خاصا گرم جسم حد درجہ ٹھنڈا ہو چکا تھا انہیں لحاف اوڑھا دیا گیا اور تلوے سہلائے پھر میں اٹھ کر چلا آیا اور یہ میری ان سے آخری ملاقات تھی۔

بعد میں اینمہ کروایا گیا۔ اور اگلی صبح ان کی طبیعت بہت حد تک بہتر تھی غالباً اگلے دن انہیں لاہور لے جایا گیا جہاں البرٹ وکٹر ہسپتال میں انہیں اچھی جگہ مل گئی۔ اور علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

آٹھ نومبر صبح چار بجے انہوں نے اپنے بڑے لڑکے برادرم مکرم رشید احمد صاحب منہاس سے وضو کیلئے پانی مانگا۔ کمزوری اس قدر غالب تھی کہ حرکت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ آہستہ سے فرمایا "میاں اللہ کو یاد کرو اور پانی لاؤ میں نے وضو کرنا ہے۔" بھائی صاحب نے عرض کیا کہ "اباجی تیمم کر لیں" چنانچہ لیٹے ہی لیٹے تیمم کیا اور عبادت کے لئے نیت باندھ لی اور پھر یہی ان کے سفر آخرت کی نیت بھی ثابت ہوئی۔ دوران عبادت ہی میں روح اپنے خالق اپنے مالک حقیقی کی طرف پرواز کر چکی تھی۔

محترم رحمانی صاحب مرنجاں مرنج بزرگ تھے۔ تقویٰ اور طہارت کا ایک چلتا پھرتا نمونہ تھے۔ روحانیت میں سچ مچ انہیں بہت اونچا مقام حاصل تھا۔ جہاں بھی رہے انہوں نے وہیں اپنی شرافت بزرگی اور خلوص کے نشان چھوڑے۔ مجھ سے ان کے تعلقات میرے زمانہ طالب علمی ہی سے تھے۔ میں خود ہی ان کا شاگرد نہیں ہوں۔ بلکہ میرے والد صاحب بھی ان کے شاگرد ہیں اور میں نے ہمیشہ اس پر بڑا فخر محسوس کیا ہے۔ جن دنوں میں وہ ہمیں پڑھایا کرتے تھے یہ امر واقعہ ہے کہ لڑکے ان سے بہت انس رکھتے تھے۔ اس کی وجہ غالباً یہی تھی۔ کہ سکول کی کتابوں کے علاوہ ہم نے ان سے شرافت اور دوسروں کے لئے بے پایاں ہمدردی کے اصول بھی سیکھے۔

اور پھر سکول ہی میں مجھے ان کے شریک کار بننے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اگرچہ یہ بہت ہی تھوڑا عرصہ تھا۔ 1956ء میں وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں اپنی طویل علالت کے بعد ریٹائر ہو گئے تھے۔ تاہم میں نے ہی نہیں باقی اساتذہ نے بھی ان سے بہت کچھ سیکھا۔ سارا دن پڑھانے کے بعد چھٹی کے وقت تھک کر جب سب لوگ سٹاف روم میں جمع ہوتے تو محترم رحمانی صاحب اشعار سنا کر ہماری تھکن کو دور کرتے۔ میں نے ہمیشہ ان کے حافظے پر رشک کیا۔

شعور ادب کا ایک نہایت ستھرا مذاق رکھتے تھے۔ جن لوگوں نے ان کے اس مذاق سے فائدہ اٹھایا ہے۔ وہ انہیں کبھی نہیں بھول سکتے۔ اردو اور فارسی کے سینکڑوں ہی اشعار انہیں یاد تھے۔ اور میں نے خود دیکھا ہے کہ مختلف تقاریر اور مقابلوں کے لئے بچوں کو انہوں نے اپنے ہاتھ سے تقاریر لکھ کر دیں اور پہروں ان کی نوک پلک سنوارنے میں اپنا وقت صرف کیا۔

ہر وقت ان کی زبان پر دعائیں جاری رہتی تھیں۔ شاید ہی کوئی عبادت ہو گی جو انہوں نے باجماعت ادا نہ کی ہو۔ اکثر انہیں اندھیرے میں لالٹین ہاتھ میں پکڑے بیت کی طرف محض باجماعت عبادت ادا کرنے کے لئے جاتے دیکھا جاتا تھا۔

ان دنوں انہوں نے ریویو آف ریلیجنز کے لئے انگریزی میں مضامین کا ایک سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ ان کا ارادہ تھا کہ..... کبیر کے ضروری مضامین کو انگریزی کا جامہ پہنا کر ان روحانی خزائن کو بیرونی دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

باقی کالم 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 11-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر39 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب نمبر36 (دوبارہ)
6-00 دین حق کی تعلیم-اخلاق از لئیق احمد طاہر صاحب (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر152 (دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے-سبق نمبر17 (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع 96-6-10 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر36 (دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس فٹ بال میچ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی دوسرا حصہ
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام- خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
1-00 لقاء مع العرب سبق نمبر39 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر152 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر36 (دوبارہ)
5-00 فرام دی آرکائیوز خطبہ جمعہ تربیت کے موضوع پر 89-1-27
6-00 ترجمہ کلام الٰہی از حضرت امام جماعت الرابع 96-6-11
7-00 طبی معاملات-اینیمیا- از ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی
7-30 ٹام کاکس کے ساتھ گفتگو-از آفتاب احمد خان صاحب 95-3-31
8-00 لقاء مع العرب-نمبر40 (نیا)
9-00 نارویجین پروگرام... اصول کی فلاسفی نمبر7
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب تربیت اولاد- سبق نمبر7 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-نمبر153 (نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات نمبر26
1-30 کینیڈا کے ایک نواحمدی کے ساتھ انٹرویو 95-7-31
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع 96-6-11 (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر16
3-30 حکایات شیریں- نمبر3 (نیا)

بدھ 12- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب تربیت اولاد سبق نمبر7 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب-نمبر40 (دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب - ہماری کائنات نمبر26 (دوبارہ)
6-30 ایک کینیڈا کے نواحمدی کے ساتھ انٹرویو 96-7-31
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر153 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر16 (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں نمبر3 (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-11 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد- سبق نمبر7 (دوبارہ)
11-00 طبی معاملات-اینیمیا از ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
11-30 ٹام کاکس کے ساتھ گفتگو 95-7-31
12-00 (دوپہر) روسی پروگرام
1-00 لقاء مع العرب نمبر49 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر153 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد- سبق نمبر7 (دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع 96-6-12 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی دلبر مرا یہی ہے از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقاء مع العرب نمبر41 (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر37 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر154 (نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل "المائدہ"
1-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل "حنا"
2-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع- 96-6-12 (دوبارہ)
3-00 عربی زبان سیکھئے سبق نمبر3
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ- نظم

جمعرات 13-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر6 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب نمبر41 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل-المائدہ (دوبارہ)
6-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل-ہنر
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر154 (دوبارہ)
8-00 عربی سیکھئے- سبق نمبر3 (دوبارہ)
8-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-12 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر - ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر6 (دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-دلبر مرا یہی ہے از چوہدری ہادی علی صاحب (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام خطبہ 94-8-19 (دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب نمبر41 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر154 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر6 (دوبارہ) نمبر5 (دوبارہ)
5-00 چینی پروگرام مطالعہ کتب- چینی بھائیوں سے محبت کے ساتھ-
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 13.6.96 (نیا)
7-00 کوئز پروگرام- نوشہرہ بمقابلہ شاہ تاج
7-30 لجنہ اماء اللہ کی پہلی 14 ممبرات کا تعارف۔ حضرت سارہ خاتون صاحبہ کے بارے میں
8-00 لقاء مع العرب نمبر42 (نیا)
9-00 بوسنین پروگرام- مجلس سوال وجواب میونخ میں دوسرا حصہ 94-5-31
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-از امام عطاء المجیب راشد صاحب تربیت اولاد- سبق نمبر8
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر155 (نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- مشاعرہ عبید اللہ علیم کے ساتھ
2-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-13 (نیا)
3-00 نارویجین سیکھئے- سبق نمبر19
3-30 دس سالہ دور کی جھلکیاں از بی اے رفیق صاحب 94-5-8

جمعہ 14-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ - تربیت اولاد- سبق نمبر8 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب نمبر42 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- مشاعرہ عبید اللہ علیم صاحب کے ساتھ
6-30 دس سالہ دور کی جھلکیاں- از بی-اے رفیق صاحب 95-5-8
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر155 (دوبارہ)
8-00 نارو یجین سیکھئے- سبق نمبر19 (دوبارہ)
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-13 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ - تربیت اولاد- سبق نمبر8 (دوبارہ)
11-00 کوئز پروگرام- نوشہرہ بمقابلہ شاہ تاج
11-30 لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی 14 ممبرات کا تعارف بابت حضرت سارہ خاتون صاحب (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام 95-4-7
1-00 لقاء مع العرب نمبر42 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر155 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-از امام عطاء المجیب راشد صاحب تربیت اولاد- سبق نمبر8 (دوبارہ)
5-00 نظم درود خطبہ لائیو از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-14
6-30 ملاقات- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والوں کے ساتھ 96-6-14
8-00 لقاء مع العرب 96-6-11 (نیا)
9-00 ترکش پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر7 (دوبارہ)

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 5

سے فارغ ہوتے ہی ربوہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ جسد خاکی کو رشتہ داروں کی دید کے لئے دار الضیافت میں رکھا گیا۔ عصر پر تیسری دفعہ جنازہ بیت المہدی میں صدہا احباب نے ادا کیا۔ شام کو احباب کی موجودگی میں تدفین عمل میں آئی اور خاکسار نے اپنی بیوی کی مغفرت کے لئے دعا کرائی۔

آخر میں قارئین کرام سے التماس کرتا ہوں کہ میری اہلیہ کی بلندی درجات جنت میں اعلیٰ مقام ملنے کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے آمین صد آمین میں ان لجنات کا تہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے کوبلنز سے روانگی میں بھرپور مدد کی اور مثالی اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ایسی پاک طینت پر رحم اور فضل نازل فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے ارکان پارلیمنٹ کو پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے بارے میں حکومت کو کوئی بھی کارروائی کرنے سے روک دیا ہے۔ یہ ڈویژن بنچ مسٹر جسٹس احسان الحق اور مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم پر مشتمل ہے۔ اس بنچ نے وفاقی حکومت سے 2۔ جولائی تک جواب مانگ لیا ہے۔ اس دوران الاٹمنٹ کے بارے میں کوئی کارروائی نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے خلاف درخواست مسٹر جسٹس منیر اے شیخ پر مشتمل سنگل بنچ نے مسترد کر دی تھی۔ ڈویژن بنچ نے انٹر کورٹ اپیل کی سماعت کے بعد حکم امتناعی جاری کر دیا ہے۔

○ خبر ملی ہے کہ بھارتی وزیر اعظم مسٹر گوڑا نے مقبوضہ کشمیر کی ریاستی اسمبلی کا الیکشن نہ کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ پرائیویٹ کاروں اور دیگر گاڑیوں پر نیا ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ٹرانسپورٹروں کی بسیں اور ویگنیں بچی رہیں گی۔ پنجاب میں رجسٹرڈ تمام گاڑیوں کی موجودہ نمبر پلیٹیں منسوخ کر کے نئی جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اس پر بھی نیا ٹیکس لگے گا۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر دیو گوڑا نے پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے خط کے جواب میں کہا ہے کہ پاک بھارت کشیدگی کم کرنے کے لئے آپ سے متفق ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آؤ! مسائل بھول کر تجارتی اور ثقافتی تعلقات قائم کریں۔ یہی وہ حقیقی بنیادیں ہیں جن پر دونوں ممالک کے درمیان مضبوط تعلقات قائم ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی حکومت کے ساتھ مل کر باہمی تشویش کے تمام مسائل حل کرنے کے لئے کام کرنے کو تیار ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ دونوں ممالک اعلیٰ سطح پر اور جامع مذاکرات میں شریک ہوں۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر مذاکرات بحال کیے جائیں تاکہ ان خیالات پر مزید پیش رفت ہو سکے۔ بھارتی وزیر اعظم نے یہ خط پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی طرف سے ان کے وزیر اعظم مقرر ہونے پر مبارکباد کے خط کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ یاد رہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان کئی سال سے مذاکرات تعطل کا شکار ہیں۔

○ وزیر خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ ملکی مفاد کے خلاف آئی ایم ایف کا کوئی مطالبہ نہیں مانیں گے۔ چھوٹی موٹی تبدیلیاں تو ہر دور میں ہوتی ہیں انہیں منی بجٹ کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اپوزیشن کے دور میں بھی یہ ہوتا رہا ہے۔ بجٹ کا خسارہ 4 فیصد اور افراط زر کی شرح 9 فیصد ہو گی۔ تنخواہ دار طبقے کو سہولتیں دی جائیں گی۔ تاکہ ان پر بوجھ نہ پڑے زرعی ٹیکس بھی لگایا جا رہا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام مزید ٹیکسوں کا بوجھ برداشت نہیں کریں گے۔ مسلم لیگ (ن) پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں کہا گیا کہ ملک کے معاشی حالات ابتر ہو چکے ہیں بجٹ میں حکومت کے عوام دشمن اقدامات کی مزاحمت کریں گے۔ حکومت مکمل طور پر بے حسی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اگلے سال کے بجٹ میں نئے ٹیکس لگا کر عوام کو کرش کیا جا رہا ہے۔ اپوزیشن قومی اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔ حکومت کی شاہ خرچیاں بے نقاب کی جائیں گی۔ وزیر اعظم سے کہا گیا کہ وہ سپریم کورٹ کا فیصلہ اس کی روح کے مطابق نافذ کریں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ بلدیاتی الیکشن جماعتی طور پر کرانے پر مجھے ذاتی طور پر کوئی اعتراض نہیں لیکن مسلم لیگ (ج) کے صدر حامد ناصر چٹھہ کی رضامندی ضروری ہے۔ دریں اثناء پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ کے مشترکہ اجلاس میں بلدیاتی الیکشن کے معاملات طے نہ ہو سکے اجلاس میں گورنر، وزیر اعلیٰ، فیصل صالح حیات، جہانگیر بدر اور مشتاق اعوان شامل ہوئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے 13- متاثرہ ججوں کے خلاف ہائی کورٹ میں سابق اٹارنی جنرل چوہدری محمد فاروق نے درخواست دائر کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ بتایا جائے "یہ جج صاحبان کس آئینی اتھارٹی کے تحت کام کر رہے ہیں انہوں نے درخواست میں لکھا ہے کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس صاحبان نے ان کی سفارش نہیں کی للہذا اب یہ جج نہیں رہے۔

○ سابق اٹارنی جنرل اور سینیٹر مسٹر یحیٰی بختیار نے کہا ہے کہ عدلیہ اپوزیشن کا کردار ادا کر رہی ہے۔ جج حکومت پر زور دے سکتے ہیں کہ وہ قانون سازی کرے لیکن قانون سازی کا اختیار پارلیمنٹ کو ہے۔ ہمیں بھارتی عدالتوں کے فیصلوں پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ بھارتی جج ہماری عدالتوں کے فیصلوں کو اہمیت نہیں دیتے۔

○ کراچی میں دو امریکی سفارت کاروں کے مبینہ قاتلوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ دونوں ملزم سانگھڑ سے پکڑے گئے۔ انہیں پناہ دینے والی اہم شخصیت کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔

○ بے نظیر بھٹو نے ایک فرانسیسی ہفت روزے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کو مغرب زدہ ملک بنانا میرے والد کی غلطی تھی۔ (1977ء) میں اسی کا ردعمل ہوا۔ ہمارا ملک انتہائی مذہبی وابستگی رکھتا ہے اس کی اپنی روایات ہیں انہوں نے کہا کہ بھٹو نے مجھے سیاست میں لانے کے لئے خصوصی تربیت کی۔ بالغ ہوئی تو سیاہ برقعہ اوڑھا دیا گیا۔ جس سے ہر چیز پھیکی پھیکی نظر آنے لگی۔ میں خاندان کی پہلی عورت تھی جو نیم اندھیرے سے آزاد ہوئی۔ اپنے خاوند کے بارے میں انہوں نے کہا کہ آصف زرداری انتہائی باشعور عقلمند مگر شاہ خرچ ہیں۔ لیکن کرپٹ نہیں۔

○ ایک برطانوی اخبار نے خبر دی ہے کہ وزیر اعظم نے انگلینڈ میں ایک عالی شان محل نما مکان خریدا ہے۔ مگر سرکاری ذرائع نے اس کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ وزیر اعظم نے کوئی مکان نہیں خریدا۔

بقیہ صفحہ ۶

11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے سبق نمبر 156 (نیا)
1-00 طبی معاملات فرسٹ ایڈ۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
1-30 متفرق پروگرام
2-00 خطبہ 96-6-14 (دوبارہ)
3-00 فرانسیسی زبان سیکھیے سبق نمبر 17
3-30 عورتوں کے حقوق از سسٹر عائشہ 29-1-1994

خان بلڈنگ میٹریل ساہی وال روڈ ربوہ
تھوک اور پرچون - عمارتی اینٹ اور ٹائل کیلئے
رابطہ کریں: خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 831

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دوکان 211806 رہائش 211883

مطب حمید (رجسٹرڈ)
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • ماہواری • ورم • لیکوریا • بیماری کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ فون 254634

لندن جانیوالے احباب کیلئے
خوشخبری
اس سال بھی سب سے کم کرایہ
لندن کے کرایہ میں دیگر ممالک کی سیر اور قیام ہوٹل
• کراچی لندن واپسی 15300+1000 ٹیکس کل کرایہ 16300
• لاہور لندن واپسی 24000+1000 ٹیکس کل کرایہ 25000
• اسلام آباد لندن واپسی 24000+1000 ٹیکس کل کرایہ 25000
• کنفرم سیٹیں • آرام دہ سفر
• Repeat visit visa سروس
فوری بکنگ کیلئے رابطہ کریں
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
2/13 الناصر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ
فون 211550 - 211793
24 گھنٹے سروس 211440 - 211166 (فیکس)

ضلع جھنگ کا واحد منظور شدہ انٹرنیشنل پی سی او
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
المصوّر ED پبلک کال آفس
اندرون ملک و بیرون ملک فوری کال کیلئے
فون: 212311
معلومات کیلئے رابطہ نمبر 211911
ریلوے روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534